ابن صفی کی تحریروں کے جواہر پارے

- ''نہیں اُنھیں کچھ نہ کہو۔ وہ ہمیشہ بہت پیارے اور سچے لوگ تھے۔ کھل کر نفرت کرتے تھے اور پاگلوں کی طرح ایک دوسرے کو چاہتے بھی تھے۔ اب تو کچھ بھی نہیں رہا۔ نہ نفرت نہ محبت... لوگ مصلحتاً ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہیں اور زندگی بھر اداکاری کرتے رہتے ہیں۔'' (بھیڑیئے کی آواز)
- ''ہر افواہ کے پیچھے کچھ نہ کچھ حقیقت ضرور ہوتی ہے۔'' (شاہی نقارہ)
- ''ایک بار کوئی نظریہ قائم کر لینے کے بعد اُس کا اس سے ہٹ جانا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کہ منہ میں پانی لیکر سیٹی بجانا''۔

  (شاہی نقارہ)
- ''اکثر محبت کرنے والے محبوب کی موت نہیں برداشت کر سکتے۔'' کہانیاں ہیں فرزند... جب ایک ماں جوان بیٹے کی موت کے بعد بھی زندہ رہ سکتی ہے تو یہ سب قطعی بکواس ہے۔'' (خوفناک منصوبہ)
- ''میں جانتا ہوں کہ حکومتوں سے سرزد ہونے والے جرائم۔ جرائم نہیں حکمت عملی کہلاتے ہیں۔ جرم تو صرف وہ ہے جو انفرادی حیثیت سے کیا جائے۔'' (جونک کی واپسی)
- ''جو عبادت آدمی کو آدمی نہیں بنا سکتی میں اس عبادت کے بارے میں اپنی رائے محفوظ کرنے پر مجبور ہوں۔''

  (صحرائی دیوانہ حصہ دوم)
- ''دنیا کا کوئی مجرم بھی سزا سے نہیں بچ سکتا۔ قدرت خود ہی اُسے اس کے مناسب انجام کی طرف ڈھکیلتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتو تم ایک رات بھی اپنی چھت کے نیچے آرام کی نیند نہ سو سکو۔ زمین پر فتنوں کے علاوہ اور کچھ نہ اُگے۔'' (ہیروں کا فریب)
- ''ایک پرندے کو سنہرے قفس میں بند کر کے دنیا کی نعمتیں اس کے لئے مہیا کر دو لیکن کیا وہ پرندہ تمہیں

دعائیں دے گا؟‘‘

(دشمنوں کا شہر)

❑ کچھ لوگوں کو دوسروں کو دکھ پہنچا کر ہی لذت حاصل ہوتی ہے۔ انسانی زندگی کی منزل حصول لذت ضرور ہے لیکن اسی کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ہم دوسروں کو حصول لذت سے محروم تو نہیں کر رہے ہیں۔‘‘ (شاہی نقارہ)

❑ ’’یہ آدمی کے چھچھورے پن کی کہانی ہیں۔ اس کا اندازہ کرنا بہت مشکل ہے۔ دنیا کی بڑی طاقتیں جو اپنے اقتدار کیلئے رسہ کشی کر رہی ہیں، اس سے بھی زیادہ گر سکتی ہے۔ ان کے بلند بانگ نعرے جو انسانیت کا بول بالا کرنے والے کہلاتے ہیں زہر آلود ہیں۔‘‘ (وبائی ہیجان)

❑ ’’تمہارے ذہن میں قناعت کا تصور بہت ہی گھٹیا قسم کا معلوم ہوتا ہے۔ قناعت سے شاید تم یہ مراد لیتے ہو کہ آدمی تارک الدنیا ہو جائے۔ ملے تو کھائے ورنہ فاقے کرے۔ حالانکہ قناعت کا یہ مطلب نہیں ہے۔ قناعت کا مطلب ہوس سے دامن بچانا ہے۔‘‘ (ہولناک ویرانے)

❑ ’’چالاک بن کر کیا کروں گی۔ ضرورت ہی کیا ہے۔ سیدھے سادے آدمیوں کی طرح زندہ رہو اور خوشیاں سمیٹتے رہو۔ دوسروں کی چالاکی ہمیں اسی لئے دل گرفتہ کر دیتی ہے کہ ہماری چالاکی مات کھا گئی ہے۔‘‘ (خونریز تصادم)

❑ ’’احساس کمتری شخصیت کے لئے سم قاتل سے کم نہیں ہوتا۔‘‘ (پیاسا سمندر)

❑ ’’نیک کاموں کے لئے اگر آدمی کو اپنی سطح سے گرنا پڑے تب بھی پروا نہ ہونی چاہئے۔‘‘ (فرہاد۔ ۵۹ء)

❑ ’’آدمی خواہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو، اگر معاشرہ کے لئے نقصاندہ ہے تو کسی حقیر چیونٹی ہی کی طرح ایک نہ ایک دن خاک میں مل جائے گا۔‘‘ (زہریلا آدمی)

❑ ’’پیام پہنچانے والوں کو زیادہ تر اپنی پوجا کرانے کی فکر رہتی ہے اس لئے وہ صرف اختلافی مسائل پر ایک

دوسرے کو للکارتے رہتے ہیں۔" (کالی کہکشاں)

❑ "آدمی کی حقیقت اس کا جسم نہیں بلکہ دماغ ہے۔ گوشت اور ہڈیوں کا ڈھیر کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ آدمی کا دماغ ہی اُسے سر بلند کرتا ہے۔ دنیا اُس کے قدموں پر جھکتی ہے اور جب یہ دماغ ناکارہ ہو جاتا ہے تو قدموں پر جھکنے والے اُسی گوشت اور ہڈیوں کے ڈھیر کو پکڑ کر کسی پاگل خانے میں بند کر دیتے ہیں اور دو پیسے کے آدمی اس پر ڈنڈے برسایا کرتے ہیں۔"

(پانی کا دھواں)

❑ "میں عموماً بنجر زمینوں پر کاشت کرتا ہوں اور کچھ نہیں تو کانٹے دار پودے ہی اُگا لیتا ہوں اور وہ کانٹے میرے لئے خون کی بوندیں فراہم کر دیتے ہیں۔" (مہکتے محافظ)

❑ "آدمی سنجیدہ ہو کر کیا کرے جبکہ وہ جانتا ہے کہ ایک دن اُسے اپنی سنجیدگی سمیت دفن ہو جانا پڑے گا۔"

(کالی تصویر)

❑ "اگر میں اس سڑک پر ناچنا شروع کر دوں تو مجھے دیوانہ کہو گے لیکن لاشوں پر ناچنے والے سورما کہلاتے ہیں۔ انہیں اعزاز ملتے ہیں ان کی چھاتیاں تمغوں سے سجائی جاتی ہیں۔" (خطرناک لاشیں)

❑ "یہی تو مصیبت ہے۔ ہم سب ایک دوسرے کو برا کہہ رہے ہیں مگر توفیق نہیں ہوئی کہ کبھی اپنے گریبانوں میں جھانکنے کی کوشش کریں"۔ (سہ رنگی موت)

❑ "خدا کے وجود کا منکر ہونا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ تمہیں ہر کس و ناکس پر اپنے باپ ہونے کا شبہ ہوتا ہوگا۔"

(پاگلوں کی انجمن)

❑ "ایک نیکی ہزار نیکیوں کو جنم دیتی ہے اور نیکی کے لئے دل پر صبر کرنا پڑتا ہے اسی دانے کی طرح خاک میں ملنا پڑتا ہے۔"

(بلی چیختی ہے)

❑ ''یہ ایٹم کا زمانہ ہے۔ وہ زمانہ لد گیا جب شہرت لوگوں کے پیچھے دوڑتی تھی اب شہرت کے پیچھے دوڑنا پڑتا ہے۔''

(ڈیڑھ متوالے)

❑ اپنے وجود ہی کی مستی کیا کم ہے کہ کسی نشہ کا سہارا لیا جائے۔'' (صحرائی دیوانہ حصہ دوم)

❑ ''ذہین سے ذہین مرد بھی جنسیت کے معاملے میں معمولی آدمیوں سے مختلف نہیں ہوتا۔'' (پراسرار وصیت)

❑ آدمی جب درندگی پر اتر آتا ہے تو جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ کیا تم نے کبھی کسی کتے کو دوسرے کتے کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔'' (سانپوں کا مسیحا)

❑ ''پندرہ دن ہوئے پاگل خانے سے بھاگا ہوں۔ سیٹھ سے ملاقات نہ ہوگئی ہوتی تو سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیتا۔''

(بابا سگ پرست)

❑ ''میں شراب نہیں پیتا''۔ حمید نے کسی قدر ترشی سے کہا۔

وہ تھوڑی دیر تک اسے بغور دیکھتی رہی پھر پوچھا ''کیوں نہیں پیتے''

''اس لئے کہ مسلمان ہوں۔'' ''تو مذہبی آدمی ہو۔۔۔۔'' ''یقیناً'' (رلانے والی)

❑❑❑